زرعی پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 30 اکتوبر 2023ء کو صبح 10 بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان
جناب ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکنگ اور ایف ایم آر ایم)
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر (ایف، آئی اینڈ آئی)
محمد علی ملک	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)
فواد انور	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
محمد علی لطیف	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
نجف یاور خان	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 24ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 14 ستمبر 2023ء کو منعقد ہونے والے ایم پی سی کے اجلاس کے بعد سے معیشت کے اہم اظہاریوں میں پیش رفتوں سے آگاہ کیا۔ مزید بر آں، کمیٹی کی معلومات کے لیے اسے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزوں اور تجزیوں سے بھی آگاہ کیا گیا جن میں بیس لائن تخمینوں میں استعمال ہونے والے اہم مفروضے بھی شامل تھے۔

2۔ حقیقی پیداوار کے شعبے میں ہونے والی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کہا کہ تازہ ترین ہائی فریکوئنسی اعداد و شمار اس سال کی پہلی سہ ماہی میں معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مالی سال 24ء میں جولائی سے ستمبر کے دوران سال بہ سال کی بنیادوں پر پیٹرولیم، آئل اینڈ لبریکینٹس (پی او ایل) کی فروخت (علاوہ فرنس آئل) میں 1.2 فیصد کی معمولی کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال کے اِسی عرصے میں 40.5 فیصد کمی آئی تھی جبکہ سیمنٹ کی مقامی فروخت میں 17.5 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح مالی سال 24ء میں جولائی سے ستمبر کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں اگرچہ سال بہ سال کی بنیاد پر نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی لیکن ماہ بہ ماہ بنیادوں پر کچھ بہتری دکھائی دی۔ زرعی شعبے سے متعلق پیش رفت پر کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ رواں خریف سیزن کے دوران اکتوبر 2023ء کے وسط تک کپاس کی پیداوار 60 لاکھ گانٹھ رہی اور گذشتہ چار سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں یہ پیداوار زیادہ تھی۔ صنعتی شعبے کے بارے میں اسٹاف نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار کے دو ماہ کے اعداد و شمار بھی حوصلہ افزا رجحان ظاہر کرتے ہیں۔ اس رجحان کو صلاحیت کے بہتر استعمال سے تقویت ملی جس کا اظہار پیداواری فرموں نے تازہ ترین سروے میں کیا۔

3۔ مالی سال 24ء کے منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ تازہ ترین اعداد و شمار اور خریف کی فصلوں کے لیے ابتدائی تخمینے کی بنیاد پر قریب مدتی نمو کا منظر نامہ مثبت رہا۔ اس تخمینے کی تصدیق صارفین اور کاروباری اداروں کے احساسات سے متعلق سروے میں حالیہ بہتری سے بھی ہوئی۔ مزید بر آں، ابتدائی خدشات کے برعکس، یہ نوٹ کیا گیا کہ کپاس کی فصل پر کیڑوں کے حملے اب تک کافی حد تک قابو میں رہے ہیں۔ اسٹاف نے کمیٹی کو مزید آگاہ کیا کہ گذشتہ تخمینے کے مقابلے میں

معاشی سرگرمیاں پہلے کے اندازوں سے قدرے تیز رفتار رہی ہیں۔ خطرات کی بات کی جائے تو نمو کے منظر نامے کے لیے مثبت اور منفی خطرات، جو بدلتی ہوئی عالمی اور ملکی معاشی صورت حال سے پیدا ہوتے ہیں، اس مرحلے پر بڑے پیمانے پر توازن میں ہیں۔

4۔ عالمی سطح پر ہونے والی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ نوٹ کیا گیا کہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے باوجود غیر تیل عالمی اجناس کی قیمتوں میں جاری کمی کے نتیجے میں پاکستان کے لیے تجارتی حالات نسبتاً سازگار رہے۔ اسٹاف نے مزید کہا کہ ترقی یافتہ معیشتوں میں عمومی مہنگائی میں کمی کے باوجود قوزی گرانی بلند سطح پر برقرار رہی جس کے سبب ان کے مرکزی بینکوں کو سخت زری پالیسی برقرار رکھنی پڑی۔ اگرچہ ترقی یافتہ ممالک میں بلند شرحِ سود ان کی کرنسیوں کو مستحکم کررہی ہے تاہم یہ صورت حال کمزور ممالک کے لیے اپنی بیرونی مالی ضروریات کے انتظام کے حوالے سے مشکلات بڑھاتی جارہی ہے۔ دوسری جانب کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں قوزی گرانی میں اتنی کمی آئی ہے کہ ان کے مرکزی بینک پالیسی شرحوں میں کمی کے قابل ہوگئے ہیں۔ عالمی منظر نامے کے حوالے سے آئی ایم ایف کے تازہ ترین ورلڈ اکنامک آؤٹ لک میں ترقی یافتہ معیشتوں کی درآمدی طلب میں کمی کے رجحان کی نشاندہی کی گئی ہے۔

5۔ پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن سے متعلق تازہ ترین پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ ستمبر 2023ء میں جاری حسابات کا خسارہ تقریباً متوازن رہا۔ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر جاری حسابات کا خسارہ نمایاں طور پر کم ہو کر 0.95 ارب ڈالر رہ گیا جو گذشتہ سال کی اِسی مدت میں 2.3 ارب ڈالر تھا۔ ایسا تجارتی خسارے میں بہتری کی وجہ سے ہوا جس کی بنیادی وجہ مالی سال 2024ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بہ سال بنیادوں پر درآمدات میں 25.1 فیصد (پاکستان دفتر شماریات کے مطابق) کی نمایاں کمی تھی۔ تجارتی خسارے میں یہ سکڑاؤ بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے رجحان اور سخت زری پالیسی اور مالی استحکام کی کوششوں کے سبب ملکی سطح پر طلب میں کمی کی وجہ سے ہوا۔ دوسری جانب پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات میں 3.6 فیصد کمی آئی جس کی بڑی وجہ برآمدی قیمتیں تھیں، جبکہ بلند قدرِ اضافی کی حامل ٹیکسٹائل برآمدات کا حجم بلند رہا اور چاول کی برآمدات میں تیزی آنا شروع ہوگئی۔

6۔ کرنٹ اکاؤنٹ کے توازن کے مختلف اجزا کے حوالے سے کمیٹی کے علم میں لایا گیا کہ مالی سال 24ء کے لیے درآمدی تخمینوں میں تھوڑا سا اضافہ کیا گیا جس کی بنیادی وجہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں توقع سے زیادہ اضافہ ہے۔ ستمبر 2023ء کے ایم پی سی اجلاس کے بعد سے برآمدات کا منظر نامہ نسبتاً تبدیل نہیں ہوا تاہم عالمی تجارتی حجم میں کمی سے خطرات موجود ہیں۔ اسٹاف کا کہنا تھا کہ کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کی توقع ہے کیونکہ باضابطہ ذرائع سے ترسیلاتِ زر کو آسان بنانے کے لیے پالیسی اور ضوابطی اقدامات نافذ العمل ہونا شروع ہوگئے ہیں جبکہ بیرونِ ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد حوصلہ افزا ہے۔ ان تمام پیش رفتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کے جی ڈی پی کے 0.5 سے 1.5 فیصد تک کے ابتدائی تخمینے کے اندر رہنے کا امکان ہے۔

7۔ مالیاتی پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مالی سال 24ء میں جولائی تا ستمبر کے دوران مالی اظہاریوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں بہتری آئی ہے۔ خاص طور پر مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 1.0 فیصد سے بہتر ہو کر 0.9 فیصد ہوگیا جبکہ پرائمری بیلنس میں گذشتہ سال کے 0.2 فیصد کے مقابلے میں 0.4 فیصد سرپلس ریکارڈ کیا گیا۔ یہ بہتری ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات کی بہتر وصولی اور زرِ اعانت اور گرانٹس میں کٹوتیوں کی مدد سے حکومتی اخراجات کو محدود کرنے کی وجہ سے آئی۔

8۔ مالی سال 24ء میں جولائی تا ستمبر کے دوران ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات دونوں میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے محصولات میں 24.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات پر ڈویلپمنٹ لیوی بڑھنے کے ساتھ بلند شرحوں کے سبب غیر ٹیکس محصولات میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دوگنا اضافہ ہوا۔

9۔ زری مجموعوں کی پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ 30 ستمبر 2023ء تک زرِ وسیع (ایم2) میں 12.9 فیصد (سال بہ سال) اضافہ ہوا، جبکہ 30 جون 2023ء میں یہ 14.2 فیصد تھا۔ ایسا بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں سُست روی کی وجہ سے ہوا تھا، جبکہ بیرونی رقوم کی بلند آمد کے توسط سے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں بہتری آئی۔ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں سُست روی کی وجہ نجی شعبے کے قرضوں (پی ایس سی) اور اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری (سی او ایف) میں نمایاں کمی ہے۔ جولائی تا ستمبر مالی سال 24ء میں نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کی بڑی وجہ جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی تھی جبکہ صارفی قرضوں میں مسلسل کمی کا جاری رہی۔

10۔ مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفت پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حسبِ توقع ستمبر 2023ء میں مہنگائی کی شرح بڑھ کر 31.4 فیصد سال بسال تک پہنچ گئی جو اگست 2023ء میں 27.4 فیصد تھی۔ تاہم مہنگائی میں یہ اضافہ اکتوبر 2023ء میں معکوس ہونے کی توقع تھی، جس کی وجوہ میں اساسی اثرات اور کچھ پیش رفتیں بشمول چند اہم اجناس کی قیمتوں میں نرمی کے ساتھ ساتھ ملکی ایندھن کی قیمتوں میں نمایاں کمی بھی شامل ہے۔ اجلاس کو یہ بھی بتایا گیا کہ ستمبر 2023ء کے دوران قوزی مہنگائی میں بھی سال بہ سال اضافہ ہوا، اگرچہ اس کی رفتار معتدل تھی۔ عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو تازہ ترین عوامی سروے میں صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں بہتری کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔

11۔ مہنگائی کے منظرنامے پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدّد قیمتوں کے اعداد و شمار کے تازہ ترین رجحانات اور یکم نومبر 2023ء سے منظور شدہ گیس نرخوں کی ایڈجسٹمنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اکتوبر 2023ء میں مہنگائی میں نمایاں کمی کا امکان ہے اور پھر خاص طور پر مالی سال کی دوسری ششماہی میں اس کمی کا رجحان برقرار رہے گا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ 30 اکتوبر 2023ء کو منعقد ہونے والے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے منٹس میں بہتر زرعی منظرنامے، زری پالیسی کا سخت موقف، متوقع مالی استحکام اور عالمی اجناس کی قیمتوں کے لیے سازگار صورتِ حال مہنگائی کی شرح میں کمی کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ عملے نے کمیٹی کو اس بارے میں بھی آگاہ کیا کہ مہنگائی کا خطِ بنیاد کا تخمینہ مشرقِ وسطیٰ میں تنازعات کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں کے حوالے سے بڑھتا ہوئے تغیر کے باعث اوپری خطرے سے مشروط ہے۔ مہنگائی کے منفی خطرات میں یہ عوامل شامل ہیں: (i) درآمدات میں مسلسل اعتدال اور اجناس کی منڈیوں سے متعلق اقدامات کی وجہ سے رسد کی رکاوٹوں میں کمی؛ اور (ii) متوقع بیرونی رقوم کے حصول کی وجہ سے بیرونی کھاتے کی بہتر صورتِ حال۔

مالی منڈی اور انتظام ذخائر

12۔ زری پالیسی پر عملدرآمد کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شبینہ ریپو ریٹ 22.0 فیصد کے ہدف کی نسبت اوسطاً 21.54 فیصد رہا۔

13۔ اسٹیٹ بینک کی واجب الادا اعانتی سیالیت کی رقم زیرِ جائزہ مدت (زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے 27 اکتوبر 2023ء تک) کے دوران کم ہو کر اوسطاً 8.546 ٹریلین روپے رہ گئی جبکہ زری پالیسی کمیٹی کی گزشتہ جائزہ مدت میں یہ 8.920 ٹریلین روپے تھی۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ایک اور نمایاں پیش رفت بازار کی توقعات میں تبدیلی تھی؛ جو ثانوی بازار کی 3، 6 اور 12 ماہ کی نشانیہ شرحوں میں نمایاں کمی سے ظاہر ہوتی ہے۔

14۔ ابتدائی نیلامیوں میں، مارکیٹ کی شرکت جو حالیہ دنوں تک 3 ماہ کے ٹی بلز میں مرکوز رہی تھی، اس میں 12 ماہ کے ٹی بلز (گذشتہ ایم ٹی بی نیلامی میں) کی طرف نمایاں تبدیلی درج کی گئی ہے۔ حکومت فنڈز کو جمع کرنے اور تمام مدتوں کے لیے قاطع شرحوں کو کم کرنے میں کامیاب رہی۔ حالیہ معین شرح پی آئی بیز (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز) کی ابتدائی نیلامیوں میں وسط تا طویل مدت (5 سے 10 سال) کے پی آئی بیز کے اجرا کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، گذشتہ نیلامی (اکتوبر 2023) میں رواں شرح پی آئی بیز میں شرکت میں بھی اضافہ ہوا۔

15۔ عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ پاکستان یورو بانڈ کی یافتوں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) تفاوت میں کمی آئی ہے۔ تاہم، وہ اب بھی معمول کی سطح سے زائد تھیں۔

16۔ زرِ مبادلہ منڈی میں، پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل اٹھائیسویں یوم کارتک نمایاں اضافہ درج کیا گیا ہے؛ جو مضبوط ہو کر 276.8روپے فی ڈالر ہو گیا جبکہ قبل ازیں یہ 307.1روپے فی ڈالر تھا، جس کے بعد گذشتہ چند روز کے دوران اس کی قدر میں بتدریج کمی واقع ہوئی۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

17۔ عملے نے کمیٹی کو مالی سال24ء کے لیے پالیسی ریٹ کی راہ سے مشروط مہنگائی کے بیس لائن تخمینوں کے اہم مفروضات سے آگاہ کیا۔ اس ضمن میں وضاحت کی گئی کہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتیں بڑھنے اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے مقابلے میں مالی سال24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔

18۔ کمیٹی نے اپنے ہدف کے مقابلے میں وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئیوں اور وسط مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کی حد میں لانے کے لیے ماڈل کی جانب سے تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی راہ پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی مؤقف کی موزونیت پر تبادلۂ خیال کیا۔

19۔ مالی سال24ء اور مالی سال25ء کے لیے بیس لائن تخمینوں کے خطرات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے عملے نے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں اور شرحِ مبادلہ کے متبادل مفروضے کی بنیاد پر مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی راہ پر تجزیے پیش کیے۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سروے کے نتائج

20۔ عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اکتوبر 2023ء کے پہلے ہفتے میں کیے گئے سروے کی حالیہ لہر میں صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی کے ساتھ کاروباری اداروں اور صارفین کا اعتماد بہتر ہو گیا تھا۔ اکتوبر 2023ء کے لیے پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) میں بھی اعشاریہ ایک فیصد کی معمولی کمی واقع ہوئی تاہم اشیا سازی کے شعبے کے لیے روزگار کی توقع میں قدرے بہتری دیکھی گئی۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

21۔ زری پالیسی کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 22 فیصد برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان، اکتوبر 2023ء کی منظوری دی جاتی ہے۔